محمد رمضان یوسف سلفی

شیخ الحدیث ابوانس مولانا محمد یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوانس محمد یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ جماعت اہل حدیث کے معروف عالمِ دین، بلند پایہ محقق، منجھے ہوئے مدرس، حاضر جواب مناظر، لائق مصنف، مترجم وشارح اور سلجھے ہوئے خطیب تھے۔ انہوں نے درس وتدریس، تصنیف وتالیف، وعظ وتقریر اور مناظروں اور مباحثوں سے دین اسلام کی صحیح تعلیم کو اجاگر کیا اور بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ وہ سادہ وضع کے عظیم المرتبت عالمِ دین تھے۔ حدیث رسول ﷺ کو پڑھانا زندگی بھر ان کا مقصد حیات رہا۔

"بعض الناس" کی طرف سے جب بھی جماعت اہل حدیث کو نشانہ ستم بنایا گیا تو وہ میدان میں آ گئے اور انہوں نے اپنے قلم سے دندان شکن جواب لکھے اور مناظرے کیے۔ وہ نہایت غیور اہل حدیث عالمِ دین تھے۔ مسلک اہل حدیث کا دفاع ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔

انہوں نے کتب احادیث کے تراجم بھی کیے۔ شروح بھی لکھیں اور کئی تحقیقی کتب بھی تصنیف کیں۔ ان سے راقم کی پہلی ملاقات ۲۰/ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو جامع القدس اہل حدیث چوک دالگراں لاہور میں سلطان المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶ دسمبر ۱۹۹۹ء) کے ہاں انعقاد پذیر نمازِ ظہر کے بعد مذاکرہ علمیہ کی کلاس میں ہوئی تھی۔ مجھے مناظر اہل حدیث حضرت علامہ محمد اشرف سلیم رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۷ مئی ۲۰۰۲ء) اپنے ہمراہ اس مذاکرہ علمیہ میں لے کر گئے تھے۔ انہوں نے مولانا گوندلوی مرحوم اور دیگر علماء سے میرا تعارف کرایا۔ گوندلوی صاحب نہایت محبت وخلوص سے ملے اور پھر نمازِ عصر کا وضو کرتے ہوئے ان سے کچھ باتیں کرنے کا موقع ملا۔

مجھے یاد ہے کہ مذکورہ مذاکرہ علمیہ شروع ہونے سے پہلے گوندلوی صاحب نے اثنائے گفتگو فرمایا کہ جماعت کے فلاں مصنف نے اپنے ایک مضمون میں ٹھوڑی پر دعا کے متعلق اپنا واقعہ لکھا ہے۔ حضرت حافظ عبدالقادر روپڑی مرحوم اس وقت بقید حیات تھے، وہ کہنے لگے یحییٰ صاحب اس پر فوراً مضمون

لکھ کر ہمیں دیں۔ ہمارا ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث ہر ''چھبیویں دن'' چھپ جاتا ہے۔ان دنوں مولانا یحییٰ صاحب جماعت اہل حدیث کے ہفت روزہ اہل حدیث کے مدیر معاون تھے۔ان کا اس سلسلے میں تبصرہ اہل حدیث میں شائع ہوا تھا۔

مولانا محمد یحییٰ گوندلوی صاحب کا سراپا ان دنوں کچھ اس طرح کا تھا۔گندمی رنگ' کشادہ پیشانی' تراش خراش سے محفوظ داڑھی جس پر چند بال سفید' اکھرہ بدن' شلوار قمیص زیب تن' سر پر کپڑے کی سادہ ٹوپی' سادہ وضع' گفتگو میں متانت اور سنجیدگی اور انداز واطوار سے سلف کی تصویر۔ان سے میری یہ پہلی ملاقات تھی۔انہوں نے ہفت روزہ اہل حدیث کے لیے مضامین لکھنے کا بھی کہا اور اچھے الفاظ میں حوصلہ افزائی فرمائی۔اس کے بعد ایک طویل عرصہ بیت گیا اور ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔

جولائی یا اگست ۲۰۰۵ء میں وہ مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے ملنے فیصل آباد تشریف لائے۔صبح کوئی دس بجے کا عمل ہوگا اور میں رحمانیہ دارالکتب میں اپنی مفوضہ ذمہ داریوں میں مصروف تھا کہ تین حضرات تشریف لائے اور کتابیں دیکھنے لگے۔ایک طالب علم نے بتایا کہ مولانا یحییٰ گوندلوی صاحب تشریف لائے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔میں جلدی سے دُکان سے باہر آیا۔ مولانا کی خدمت میں سلام اور معانقہ کیا۔وہ کچھ دیر بیٹھے' ان کی ٹھنڈے شربت سے تواضع کی۔کچھ ان کی اور کچھ اپنی تحریری وتصنیفی سرگرمیوں سے متعلق باتیں ہوئیں۔پھر وہ واپس ساہووالا تشریف لے گئے۔

ان سے تیسری یادگار ملاقات ۲۴ جولائی ۲۰۰۸ء کو نمازِ مغرب کے بعد ہوئی۔وہ مولانا عبدالحفیظ مظہر اور حافظ عباد صاحب کے ہمراہ رحمانیہ دارالکتب پر تشریف لائے۔وہی خلوص' محبت' سادگی۔پون گھنٹہ کی ان سے مجلس خوب رہی۔سنت نبویہ ﷺ کا دفاع' فتنہ انکارِ حدیث کی سرکوبی' بعض الناس کی اہل حدیث کے خلاف ریشہ دوانیاں اس ملاقات کے خاص موضوع تھے اور اس پر انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔دیگر ساتھیوں نے تو راقم کے اصرار پر ٹھنڈا اور میٹھا شربت پیا جبکہ گوندلوی صاحب فرمانے لگے سلفی صاحب! مجھے تو شوگر ہے۔لہٰذا ان کے لیے شوگر فری بوتل منگوائی گئی۔جی چاہتا تھا کہ ان سے ملاقات طویل ہو جائے۔وہ علمی جواہر پارے بیان کرتے رہیں اور میں سنتا رہوں۔وقت کم تھا' انہوں نے واپس جانا تھا اور ڈھیروں دعائیں دے کر چلے گئے۔

ان سے میرے گہرے دوستانہ مراسم ہو گئے تھے۔اب گاہے بگاہے ان سے فون پر بھی بات ہو جاتی تھی اور میں مسلسل رابطہ رکھتا تھا۔کچھ عرصہ پیشتر ان کی بڑی تحقیقی اور عمدہ کتاب جو کہ احناف کی طرف سے شائع کردہ ایک تصنیف کے جواب میں تھی' مجھے مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب نے عنایت

فرمائی۔ کتاب پڑھ کر میں نے ان کو فون کیا۔ سلام دعا کے بعد میں نے کہا مولانا یہ کتاب آپ نے اپنے مزاج سے ذرا ہٹ کر لکھی ہے۔ فرمانے لگے ”سلفی صاحب! کبھی مزاج بدلنے بھی پڑتے ہیں۔“

دو اڑھائی ماہ قبل انہوں نے فرمایا کہ میں ان کی ایک کتاب پر کچھ لکھ کر دوں۔ راقم نے ان کے حکم پر ”تقریظ“ لکھ کر ان کو بھیج دی۔ اس کی وصولی پر ان کا فون آیا کہ آپ نے بہت اچھا لکھا ہے بلکہ وہ اپنے مخصوص لہجے میں کہنے لگے ”سلفی صاحب! آپ نے اس تقریظ میں اپنی صحافتی زندگی کا نچوڑ بیان کر دیا ہے۔“

وہ میرے بے تکلف مہربانِ خاص تھے۔ ان سے دوستی فقط لوجہ اللہ تھی۔ ۲۷ جنوری کی صبح سوا دس بجے میں نے ان کے موبائل پر فون کیا اور بے تکلفی سے کہا ”یحییٰ صاحب نیں“۔ دوسری طرف سے جواب ملا ”یحییٰ صاحب تو فوت ہو گئے۔“ میں یہ الفاظ سن کر ہکا بکا رہ گیا۔ پوچھا کب؟ جواب ملا کل رات عشاء کے وقت۔ پھر اس کی تفصیل بتائی گئی کہ اچھے بھلے تھے۔ شوگر ہائی ہوئی‘ ہسپتال داخل کرایا اور رات وفات پا گئے۔ ہم جنازہ پڑھ چکے ہیں اور میت کو ان کے آبائی گاؤں گوندلانوالہ لے جا رہے ہیں۔ فون سننے والا ان کا شاگرد تھا‘ جس نے یہ سب کچھ بتایا۔ دل تھا کہ اس خبر کو ماننے کے لیے تیار نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد مولانا فاروق الرحمٰن صاحب اور ملک عبدالرشید عراقی صاحب نے فون پر اطلاع دے کر اس خبر کی تصدیق کر دی۔ اب سوائے صبر کے کوئی چارہ نہ تھا۔ بہرحال وہ جماعت اہل حدیث کا عظیم سرمایہ اور علمی شخصیت تھے۔ ان کے پائے کے عالم خال خال ہی ہوں گے۔

مولانا یحییٰ گوندلوی نومبر ۱۹۵۶ء کو گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام محمد یعقوب ہے۔ پرائمری تک گاؤں کے سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان کے قلب و ذہن میں دینی تعلیم حاصل کرنے کا داعیہ ابھرا اور پھر وہ اس کے حصول کے لیے جامعہ اسلامیہ گوجرانولہ میں داخل ہوئے۔ یہاں زیرِ تعلیم رہ کر انہوں نے درس نظامی کی تکمیل کی اور ۱۹۷۴ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد وہ فیصل آباد آ گئے اور ادارہ علوم اثریہ (منٹگمری بازار فیصل آباد میں) دو سال رہ کر ”تخصص فی الحدیث“ کا کورس کیا اور مولانا مفتی محمد عبدہ الفلاح (وفات ۳۰ جون ۱۹۹۹ء) سے صحیح بخاری شریف کے بعض منتخب ابواب بھی پڑھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا کورس بھی پاس کیا۔ مولانا گوندلوی مرحوم نے جن قابل صد احترام اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا ان کے نام یہ ہیں:

شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد (وفات ۲۹ جولائی ۱۹۹۱ء گوجرانوالہ)۔ مولانا مفتی محمد عبدہ الفلاح (سابق شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ وفات ۳۰ جون ۱۹۹۹ء فیصل آباد)۔ مولانا عبداللہ (شیخ الحدیث محدث فیصل آبادی جھال والے وفات: ۱۲/ جولائی ۱۹۸۳ء مکہ مکرمہ)۔ قاری محمد یحییٰ خان بھوجیانی (وفات ۳ نومبر ۱۹۹۷ء)۔ مولانا محمد اعظم صاحب

(حال نائب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ)

تحصیل علم کے بعد مولانا گوندلوی نے درس و تدریس کا آغاز فرمایا۔ سب سے پہلے ۱۹۷۸ء میں دارالحدیث محمدیہ حافظ آباد میں تدریسی خدمات انجام دیں اور وہاں نائب مدرس اعلیٰ کے منصب پر فائز رہے۔ اس کے بعد پانچ سال جامعہ رحمانیہ قلعہ دیدار سنگھ میں صدر مدرس کی حیثیت سے تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ یہاں سے دارالعلوم رحمانیہ منڈی فاروق آباد آ گئے اور صدر مدرس کے طور پر تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۹۳ء میں مولانا حافظ عبدالرزاق سعیدی صاحب حفظہ اللہ کے مشورے سے ادارہ تعلیم القرآن والحدیث ساہووالا ضلع سیالکوٹ میں درس نظامی کی ابتداء کی اور تادمِ آخر یہاں بطورِ شیخ الحدیث قال اللہ تعالیٰ وقال قال رسول اللہ ﷺ کی دلنواز صدائیں بلند کرتے رہے۔

مولانا گوندلوی صاحب کی تدریسی و تعلیمی خدمات کا دورانیہ تیس برسوں پر محیط ہے۔ اس عرصے میں ان سے سینکڑوں طلبہ نے اکتساب علم کیا۔ یہ بہت بڑی خدمت ہے جو حضرت گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے انجام دی گئی۔ بلاشبہ اس کا اجر اللہ رب العزت ان کو ضرور عطا فرمائیں گے۔ تدریس کے علاوہ وہ وعظ و تقریر کا بھی سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے۔ ان کا مطالعہ وسیع اور معلومات صحیح تھیں۔ جماعت اہل حدیث کے وہ بلند پایہ مناظر تھے۔ مرزائیوں، حنفیوں، دیوبندیوں اور بریلویوں سے انہوں نے کئی کامیاب مناظرے کیے۔ مناظرے میں وہ مخالف کو آڑھے ہاتھوں لیتے اور دلائل و براہین سے لاجواب کر دیتے۔

مولانا یحییٰ گوندلوی تصنیف و تراجم کا بھی صاف ستھرا ذوق رکھتے تھے۔ ان کی تصنیفات دو قسم کی ہیں۔ ایک تو وہ کتابیں ہیں جو عربی سے اُردو تراجم و شروح پر مشتمل ہیں۔ جبکہ دوسری قسم ان کتب کی ہے جو مقلدین احناف کے جواب پر محیط ہیں۔ ان کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا گوندلوی کا ادیانِ باطلہ سے متعلق مطالعہ ٹھوس تھا اور وہ فقہ حنفیہ کے مسائل اور ان کی کتب سے کامل آگاہی رکھتے تھے۔ مسلک اہل حدیث کا دفاع انہوں نے اپنی کتابوں میں بڑی خوبصورتی سے کیا ہے۔ حدیث رسول ﷺ سے انہیں بے پناہ شغف تھا اور اس سلسلے میں وہ بڑے نازک خیالات رکھتے تھے اور اس ضمن میں بڑے بڑوں کی پرواہ نہ کرتے اور دندان شکن جواب رقم فرماتے۔ ''بعض الناس'' کی طرف سے جب بھی اہل حدیث کے خلاف گرم ہوا کا جھونکا آیا تو گوندلوی صاحب کا اشہب قلم خوب چوکڑیاں بھرتا۔ ایسے مسلک کے غیور علماء خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

اب آیئے ان کی تصانیف و تراجم کے بارے میں کچھ جاننے کی کوشش کریں۔

خدماتِ قرآن ...

ان کی تفسیر ''قرآن فہمی'' کے نام سے ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹے کی (۹۰) نوے کیسٹوں میں مکمل متن کے ساتھ محفوظ ہے۔ ان میں ایک کیسٹ میں مقدمہ ہے' جس میں قرآن کریم کے مبادیات پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اس تفسیر میں ترجمہ' ربط آیات' شانِ نزول' مذاہب باطلہ کا رد اور جدید پیش آمدہ مسائل کو تحقیق سے بیان کیا گیا ہے۔ مولانا کے رفقاء مولانا داؤد ارشد صاحب اور مولانا عبدالحفیظ مظہر کو چاہیے کہ اس تفسیر کو تحریری صورت میں مرتب کر کے منصۂ شہود پر لانے کی سعی کریں تا کہ یہ علمی ذخیرہ محفوظ بھی ہو جائے اور عوام الناس بھی مستفید ہوں۔

خدمات حدیث ...

مولانا یحییٰ صاحب کا سب سے اہم کام بعض کتب احادیث کے اُردو تراجم اور شروحات ہیں' جو انہوں نے بڑی محنت اور کمال شیفتگی سے حوالہ قرطاس کیے۔ ان شروحات وتراجم کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا گوندلوی بہت بڑے محقق' مترجم اور اسماء ورجال کے بڑے ماہر تھے۔ ان کے تراجم اور شروحات کی چند خصوصیات یہ ہیں (۱) ترجمہ شگفتہ' سلیس اور عام فہم (۲) ہر حدیث کی تخریج (۳) ہر حدیث پر صحیح اور ضعیف ہونے کا حکم (۴) ضعیف روایات کی وجہ ضعف (۵) صحیح احادیث سے فوائد واستنباطات (۶) مختلف مذاہب کے دلائل کا جائزہ اور صحیح مسلک کی مدلل توضیح (۷) احادیث کی فہارس (۸) مصادر ومراجع کی فہارس (۹) ان کتب کے مؤلفین کے مختصر حالات زندگی (۱۰) تخریج وفوائد سے مزین مسائل میں محدثین عظام کے اصولوں کی پوری طرح پاسداری۔

صحیح سنن ترمذی ...

حدیث نبوی کا یہ مجموعہ صحاح ستہ میں شمار ہوتا ہے۔ مولانا یحییٰ صاحب نے ۴ جلدوں میں اس کا ترجمہ اور شرح لکھی ہے۔ اُردو ترجمہ کی سلاست کے ساتھ تخریج' فوائد' رواۃ کا تعارف مختلف نسخوں کا تقابل' آیات' احادیث اور رواۃ کی فہرست کے ساتھ علل الترمذی کا ترجمہ اور تفہیم ہے۔ اپنی نوعیت کا یہ اُردو زبان میں منفرد کام تھا جو منظر عام پر لایا گیا اور اسے علمی حلقوں میں از حد پذیرائی حاصل ہوئی۔

صحیح سنن ابن ماجہ ...

یہ شرح اور اُردو ترجمہ صحیح سنن ترمذی کی طرز پر اس سے مفصل شرح ہے' جو چار جلدوں پر محیط ہے

اور عنقریب زیور طباعت سے آراستہ ہوگی۔ اس میں عقائد و احکام پر دور حاضرہ کے پیدا شدہ مسائل کی مدلل اور مفصل ابحاث ہیں۔ ابن ماجہ کی یہ ایک جامع شرح ہے جو بہت عمدہ ہے۔

خصائل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ......

شمائل ترمذی کو سیرت کی کتب میں مآخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس میں نبی علیہ السلام کے اخلاق و عادات، حسن و جمال، رہن سہن، گھریلو معاملات، آپ کے لیل و نہار اور گفتار و کردار پر تفصیلات موجود ہیں۔ مولانا گوندلوی مرحوم نے اس خوبصورت کتاب کا رواں و سلیس اُردو ترجمہ کیا۔ وضاحت طلب مقامات پر مفید حواشی لکھے اور احادیث کی تحقیق و تخریج کی اور اس کتاب پر اپنی تحقیق کے ساتھ علامہ ناصر الدین البانی مرحوم کی تحقیق بھی شامل کردی۔ اس خوبصورت شرح و اُردو ترجمہ کے صفحات کی تعداد ۴۷۱ ہے اور مطبوع ہے۔

ضعیف اور موضوع روایات ......

یہ کتاب ۱۵۶۲/ ایسی روایات کا مجموعہ ہے جو گوندلوی صاحب کی تحقیق کے مطابق ضعیف ہیں اور مسلمان ان روایات کو عبادات و معاملات اور دیگر مسائل میں اپنائے ہوئے ہیں۔ اُردو زبان میں اپنے موضوع پر یہ پہلی مفصل کتاب ہے جو ۵۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ستمبر ۲۰۰۶ء میں یہ کتاب دوسری بار جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساہووالا ضلع سیالکوٹ کی طرف سے شائع ہوئی۔

معیار الحق ......

یہ کتاب شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جو تنویر الحق کے جواب میں ہے۔ اس میں تقلید شخصی کا رد اور اتباع سنت کی حمایت کی گئی ہے اور احناف کے اہل حدیث پر اعتراضات کے شافی جواب دیئے گئے ہیں۔ مولانا یحییٰ صاحب نے اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کی تحقیق و تخریج کی اور اسے خوبصورت انداز میں مرتب کر کے شائع کروایا۔

شرح السنہ ......

امام بغوی کی یہ مشہور زمانہ کتاب ہے۔ اس کے اُردو ترجمہ اور شرح کا کام جاری تھا، نامکمل رہا۔

دیگر تصانیف ......

مقلدین ائمہ کی عدالت میں ......

رد تقلید اور حنفی مذہب کے خدوخال پر مدلل کتاب ہے۔

عقیدہ اہل حدیث﴾......

اس کتاب میں عقائد اہل حدیث کو قرآن وحدیث اور صحابہ کرام اور ائمہ سلف کے اقوال کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

خیر البراہین فی الجہر بالتامین﴾......

اس کتاب میں نماز میں آمین بالجہر کا ثبوت اور مقلدین کے شکوک وشبہات اور اعتراضات کا ازالہ کیا گیا ہے۔

دین تصوف﴾......

یہ کتاب تصوف کی حقیقت اور صوفیاء حضرات کے عقائد پر مشتمل ہے۔

مطرقۃ الحدید﴾......

اس رسالے میں دلائل وبراہین سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی حنفی المذہب تھا۔

ضرب شدید علیٰ اہل تقلید﴾......

اس کتاب میں علماء دیوبند کی انگریز نوازی اور تقلید کے مفاسد پر بحث کی گئی ہے۔

شریعت محمدیہ اور طلاق ثلاثہ﴾......

اس کتاب میں ایک مجلس میں تین طلاقوں کے ایک ہونے کا احادیث صحیحہ سے ثبوت دیا گیا ہے۔

ندائے لغیر اللہ﴾......

اس رسالے میں مسئلہ توحید کی وضاحت کی گئی ہے اور اہل بدعت کے شبہات کا رد کیا گیا ہے۔

جرابوں پر مسح﴾......

اس رسالے میں جرابوں پر مسح کا ثبوت احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے دیا گیا ہے۔

بائبل اور توہین انبیاء علیہم السلام﴾......

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمان تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں۔ ان کا احترام کرتے ہیں۔ جبکہ یہود ونصاریٰ تعصب کی وجہ سے نہ صرف کہ آخری پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لاتے بلکہ بہت سے انبیاء کی توہین بھی کرتے ہیں۔ جس کی دلیل کے طور پر موجودہ بائبل سے انبیاء علیہم السلام کی توہین کے حوالے دیئے گئے ہیں۔

فتویٰ حرمت سود ......

اس رسالے میں سود کی حرمت پر قرآن وحدیث سے دلائل دیئے گئے ہیں۔

صحۃ مذہب اہل المدینہ ......

مؤلف امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔ ترجمہ وتخریج مولانا یحییٰ گوندلوی (غیر مطبوع)

حقیقت وحدت الوجود ......

مؤلف: امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔ ترجمہ وتخریج مولانا یحییٰ گوندلوی (غیر مطبوع)

شادی کی دوسری دس راتیں بجواب شادی کی پہلی دس راتیں ......

یہ کتاب مرحوم گوندلوی نے اپنی حیات کے آخری دنوں میں تحریر فرمائی۔ یہ غالباً ان کی آخری مطبوع کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے ''بعض الناس'' کی ایک انتہائی زہرناک کتاب کا شافی' مدلل جواب دیا ہے اور بعض الناس کی حماقتوں کو طشت از بام کیا ہے۔

مولانا یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصے سے شوگر اور بعض دیگر عوارض میں مبتلا تھے۔ بیماری کی شدت کے باوجود ان کے درس وتدریس اور لکھنے پڑھنے کے معمولات میں ذرا برابر فرق نہ آیا تھا۔ ان کی تصنیفات بھی برابر شائع ہو رہی تھیں اور ان کے علمی وتحقیقی مضامین بھی جماعتی رسائل وجرائد میں شائع ہو رہے تھے۔ وہ عزم وہمت والے عالم دین تھے۔ ہمہ وقت خود کو درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول رکھے ہوئے تھے۔

تحفظ ختم نبوت موومنٹ کے صدر تھے اور مذاکرہ علمیہ جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور کے رُکن بھی تھے۔ ان مجالس علمی میں بھی بصد شوق شریک ہوتے اور پھر مناظروں اور مباحثوں کے لیے ان کو بلایا جاتا تو وہ بغیر کسی نازنخرے کے دور دراز کے علاقوں میں تشریف لے جاتے اور اپنے تبحر علمی سے مسلک اہل حدیث کی حقانیت بیان کرتے۔

۲۶ جنوری کو ان کی طبیعت اچانک بگڑی' ہسپتال داخل کرایا گیا اور رات عشاء کے وقت علم وفضل کا یہ پیکر اور جماعت اہل حدیث کا محسن ومحب ہزاروں عقیدت مندوں کو افسردہ کر کے آخرت کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(بقیہ صفحہ 27 پر)